

## حضرت زہراؑ کا فدک کے بارے میں خطبہ اور احتجاج

عبداللہ ابن حسن نے اپنے پدربزرگوار سے روایت کی ہے جب ابو بکر نے فدک غضب کر لیا اور حضرت فاطمہؑ کو معلوم ہوا تو آپ نے سر پر مقعد ڈالا اور چادر اوڑھ کر قوم کی چند عورتوں کو ساتھ لے کر ابو بکر کے پاس روانہ ہوئیں، حضرت زہراؑ ایسی چادر میں لپیٹی ہوئی ایسے چل رہی تھیں جیسے ان کے پیار رسولؐ خدا چلتے تھے آپ جب وہاں پہنچیں، ابو بکر کچھ انصار و مہاجرین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پردہ لگوا لیا اور آپ پردہ کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

اس وقت رسولؐ کی بیٹی نے ایک دردناک دل سوز آہ کھچی جس سے سب متاثر ہو کر رونے لگے اور ایک بے حد تکی پھیل گئی، پھر تھوڑا صبر کیا یہاں تک کہ لوگوں کا جوش گریز تمام ہوا، اس وقت آپ نے خطبہ شروع کیا: خدا نے بچران کی حمد و ثنا کرتی ہوں اس کی ظاہری و باطنی نعمتوں اور اس کے احسان کا شکر کرتی ہوں، اس کی نعمتیں سارے جہان کو گھیرے ہوئے ہیں، اس کے احسان کا دسترخوان ہر جگہ پھیلا ہوا ہے، اس کی خوبیاں شمار و اندازہ اور ہمارے افکار سے باہر ہیں، اس کی نعمتوں پر شکر، ان کے دائمی اور اضافہ ہونے کا سبب فرمایا گیا ہے اس ستوا تر اور جاری احسان اس کی حمد و ستائش کا سبب ہیں۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ اس کا کوئی شریک و مثل اور رفیق و مددگار نہیں ہے، ہاں یہ کلمہ شہادت اخلاص کی حقیقت ہے تو حیدر و اخلاص کی حقیقت فطری قلوب سے مقام تو حیدر کی تحقیق خصوصیات ایمان و تکر کے نور سے ظاہر ہوتی ہیں، ہمارے افکار اس کی ذات کے ادراک سے عاجز ہماری زبان اس کے اوصاف کے بیان سے قاصر اور جسم کی ظاہری آنکھوں سے اس کا درک کرنا مستعجمال ہے۔

وہ تمام موجودات کو بغیر کسی سابقہ مادہ کے مرحلہ وجود میں لے آیا اور تمام اشیاء کو بغیر سابقہ مثال و نظیر و شکل و صورت کے ایجاد و خلق فرمایا، اپنی مشیت و قدرت کاملہ سے اپنے کسی نفع و فائدہ کے بغیر کائنات کو

بنایا اور مشفق کیا، اس کا مقصد اظہار قدرت و حکمت اور ظہور لطف و رحمت کے سوائے کچھ بھی نہیں ہے اس نے انسان کو پیدا کر کے اپنی اطاعت و عبادت اور ثواب و اجر جمیل کی بشارت دی ہے اور اپنی سرکشی و نافرمانی اور اپنے غضب و عذاب سے ڈرایا ہے۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے والد بزرگوار اس کے بندہ و رسول ہیں، خدا نے ان کی بعثت سے قبل عالم غیب میں انھیں نبوت و رسالت کیلئے منتخب کیا کیونکہ لوگوں کے مراتب و درجات از روز اول اسی عالم غیب میں مقدور و معین کر دیئے گئے ہیں خداوند عالم تمام امور کے انجام سے پہلے آگاہ ہے وہ زمانہ کے صلح و فساد اور واقعات و حادثات کا عالم اور ان پر محیط ہے۔

پروردگار نے اپنے رسول کو بھیجا تا کہ اس کے اوامر و احکام اور فرامین انسانوں پر واضح و روشن ہو جائیں اور لوگ جہالت و گمراہی اور انحراف سے نکل کر دانش و معرفت اور حقیقت و سعادت کی راہ پر گامزن ہو جائیں، جب وہ مبعوث ہوئے تو لوگ متفرق و منتشر تھے اور تنوں کی عبادت و پرستش کرتے تھے لوگ پروردگار عالم اور اہل دنیا کے قادر و توانا خالق سے غافل و منحرف تھے، انھیں کے ذریعہ لوگوں کی جہالت و غفلت و نادانی برطرف ہوئی اور رسول خدا نے مکمل حوصلہ و استقامت کے ساتھ لوگوں کی ہدایت و نجات کیلئے محنت و کوشش کی اور ان کی صراطِ مستقیم و قانونِ حق اور ہدایت و نور کی طرف رہنمائی کی۔

پھر انھوں نے دینِ الہی، راہِ راست حق اور انسانوں کی تکلیف (شرعی) کو بیان کیا، اس کے بعد خدا نے رسول کو اپنی طرف بلا لیا اور اپنی کامل مہربانی و مکمل لطف سے ان کی روح مقدس کو قبض فرمایا اور وہ اس دنیا کی رحمت و مشقت سے فرصت پانگے اور ملائکہ مقررین کے ہم نشین و نزدیک ہو گئے ان پر خدا کا درود و سلام ہو۔

اے مہاجرین و انصار! تم ہندگانِ خدا اور اس کے احکام اور وٹو اسی پر پا کرنے والے ہو، تم دوسری اقوام تک رسول اکرم کے پیغامات و احادیث پہنچانے والے ہو، تمہیں امانت و حقائقِ الہی و دینِ مقدس اسلام کی حفاظت میں کوشاں رہنا چاہئے اور امانت داری سے کام لینا چاہئے۔

## خطبہ میں احکام الہی کا فلسفہ

سنو رسول خدا نے ایک نہایت با عظمت و با قیمت امانت تمہارے درمیان چھوڑی ہے وہ کتاب آسمانی قرآن ربانی ہے، قرآن کمال خوش بخشی و سعادت اور کمال بشر کا واحد و اکیلا نسخہ ہے قرآن نور خدا اور اس کی حکم و مضبوط دلیل ہے حقائق و قوانین کے مجموعہ و ضرائی دلائل کو اس کتاب میں واضح و روشن کر دیا گیا ہے اگر تم اس کتاب آسمانی پر عمل کرو تو سعادت و ترقی کے آخری درجہ تک پہنچ کر جہالت و گمراہی اور مصائب کے اندھیروں سے نجات پاؤ جس سے دوسری امتوں کے لوگ تم سے رشک و تحبطہ کریں گئے۔ اے مسلمانو! جان لو کہ تمہاری زندگی کے وظائف اور انفرادی و اجتماعی دستور و قوانین اس کتاب آسمانی میں بیان کر دیئے گئے ہیں، حق کے دلائل و حقائق کے براہین اور احکام الہی بھی قرآن مجید میں مندرج ہیں مکالیف الہی و قوانین دینی صرف تم لوگوں کی خوش بخشی و سعادت کیلئے ہیں۔

توحید اس لئے ہے کہ تمہارے قلوب شرک و بت پرستی کی گندھیوں سے پاک ہو جائیں اور ایمان و روحانیت کا نور تمہارے دلوں میں چمک اٹھے، نماز اس لئے ہے کہ اپنے مہربان خالق و پروردگار کا سجدہ کر کے اس کی عظمت کے سامنے خاضع و خاشع ہو جاؤ، زکوٰۃ اس سبب سے ہے کہ محبت و دوستی اور مہربانی و خیر خواہی کو دلوں میں پیدا کرے اور تمہارے مال و منال کی زیادتی ہو جائے، روزہ دلوں سے اخلاقی تارکیوں کو دور کرنے اور روح انسان کو تقویٰ، صلاح اور معنویت آمادہ کرنے کیلئے ہے، حج بیت اللہ ایک عملی جلوہ اور امتحان خارجی ہے جو کہ ایمان و روح خدا پرستی کو تقویت دیتا ہے، عدل مساوات و برابری اور نظام کی حفاظت کیلئے ہے۔ ہم خاندان اہل بیت کی اطاعت و پیروی اور ہمارا تقدیم و ہماری امامت اس لئے ہے کہ خواہش پرست افراد کے درمیان سے اختلاف و ففاق ختم کر دیا جائے اور سب کے سب یکجا و یک رنگ ہو کر حق و حقیقت کو تسلیم کر لیں، جہاد دین مقدس اسلام کی عزت و عظمت اور تقا کا سبب ہے، صبر

کامیابی کی روشنی نوش بخشی کی بنیاد اور حصول مقاصد کا ذریعہ ہے، امر بالمعروف اور نہی ازمنکر سماج و اجتماع کی درستگی و اچھائی کی حفاظت اور مفاسد و برائیوں کے سماج میں سرایت کرنے سے روک لگانے کیلئے ہے والدین کے ساتھ نیک نزل رحمت کا سبب اور عذاب و غضب خدا کو دور کرنے والا ہے۔

صلو رحم عمر کے اضافہ، امور کی آسانی اور مددگاروں کی کثرت کا ذریعہ ہے، قصاص اس لئے ہے کہ لوگ امن و سکون سے زندگی بسر کریں اور لوگوں کی جان و مال محفوظ رہے، نیکیاں و نذورات حق تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے حصول کی خاطر ہے، وزن و قول میں کمی نہ کرنا، جنس کے وجود کا سبب اور تجارت و بازار کے چلنے رہنے کا موجب ہے، شراب اس لئے حرام ہے کہ انسان برائیوں، برے کاموں اور ناشائستہ اعمال سے دور رہے، فحش باتوں سے اجتناب، اختلاف و نفاق اور دشمنی و بیہودگی کو دفع کرنے کی خاطر ہے، چوری نہ کرنے سے امانت و غنیمت کی حفاظت، آنکھ اور دل کی طہارت و پاکیزگی ہوتی ہے، حرمت شرک اس سبب سے ہے کہ سب لوگ نہایت غلوں و صاف نیت اور حسن سیرت کے ساتھ صرف پروردگار کی اطاعت کریں اور دوسروں سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

(ترجمہ) آیت: تم خدا سے ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر یہ کہ تم مسلمان رہو، راہ حق و خدا میں تقویٰ پر یہیز گاری کو اپنا شعار بناؤ لیکن وہ تقویٰ جو حقیقت کی بنا پر ہو اور ایسا تقویٰ جو تم کو عبودیت کی حقیقت و رضایت کے ساتھ اس دنیا سے جہان آخرت میں پہنچا دے، اور امر و نہی پروردگار کی پیروی کرو، اسکی عظمت و جلالت اور سطوت کو فراموش نہ کرو اور اپنے کوجاہلوں اور نادانوں میں نہ قرار دو۔

ترجمہ آیت: جہان لوا عالم ودانا شخص ہی خداوند عالم کی عظمت و بزرگی سے خوف زدہ اور ڈرتا رہتا ہے

## فاطمہ زہرا اپنا تعارف کراتی ہیں

اے لوگو! میں لو میں فاطمہ ہوں اور میرے باپ محمد رسول خدا ہیں، میری باتیں ہر لحاظ سے حقیقت پر مبنی ہیں اور غلط و نادستگی سے دور ہیں۔ مجھ سے بے ہودہ باتیں اور بے ربط اہل ہرگز سرزد نہیں ہوگا۔ خدا نے تمہاری ہدایت کیلئے ایسا رسول بھیجا جو صرف تمہاری سعادت و کامیابی چاہتا ہے اور تمہاری خوش بختی و نجات کا حریص ہے اور مومن کیلئے مہربان ہے۔

اسے لوگو! جو پیغمبر خدا کی طرف سے بھیجا گیا، وہ میرے باپ ہیں، تمہاری عورتوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ یہ پیغمبر علی ابن ابیطالب کے چچا زاد بھائی ہیں، تم مردوں میں سے کسی کے بھائی نہیں، میرے باپ وہی شخص ہیں جنہوں نے تم کو اعمالِ قبیحہ و عقائدِ باطلہ اور غلطیوں سے نکالا ہے، میرے ہی باپ نے لوگوں کو بہترین و عظیم و نصیحت اور لطیف برہان و حکمت کے ذریعہ پروردگار کی طرف دعوت دی ہے، وہ وہی شخص ہیں جنہوں نے مشرکین و دشمنوں کے اعمال و کردار کی مخالفت کی ہے، میرے باپ نے بتوں کو توڑا، حقیقت میں دشمنوں اور اس سے بغض رکھنے والوں کی سرکوبی کی، کفر کے سرداروں اور بڑوں بڑوں کو ہلاک کیا، کیا کفر و فتناء کی گریہوں کو کھول ڈالا، شیطانوں کی زبانیں اور جانشین کی باتیں کاٹ ڈالیں، یہاں تک کہ حق واضح و ظاہر ہو گیا اور آفتاب کی طرح گھیری ہوئی تاریکیوں کو برطرف کر دیا، دین کے راہنماؤں نے حقائق کو ظاہر کر دیا، زبانوں نے کلمہ توحید کا اقرار کر لیا۔

شرک و کفر اور شرافات و قہم پرستی، ظلم و ستم تمہارے درمیان سے اٹھ گئے، تم کو آتش کدہ کے کنارے اور سخت عذاب سے نجات دلا یا اور تمہاری سر تاپا ذلیل و خوار زندگی و بد بخت حیات کو عزت و خوشی اور سر بلندی میں تبدیل کر دیا۔

تمہاری نورانی، عنیف و پاکیزہ جماعت ایمان لے آئی، اس سے قبل تم ایک قوم سے زیادہ کی حیثیت

نہیں رکھتے تھے، دوسروں کے جنگل میں پھنس کر نہ تمہارا کوئی اختیار تھا، نہ قدرت، دشمنوں کے پاؤں کے تلے دبے ہوئے تھے، تم گندے پانی اور پست غذا کھاتے تھے، تم ذلیل و خوار تھے۔

خداوند متعال نے اپنے پیغمبرؐ کے ذریعہ تم کو اس پستی و ہلاکت سے نجات دی، اس کے بعد بھی عرب کے سرکش اشخاص اور نادان و ناماقول افراد ساکت نہ بیٹھے، اور آتش جنگ اور مخالفت کو بجھ کا دیا، اسے بھی خداوند متعال نے خاموش کر دیا۔

جب بھی شیطان لشکر نے طاقت کا اظہار کیا یا مشرکین نے اپنے بغض و عداوت کے دہن کو کھولا انہوں نے اپنے بھائی علیؑ ابن ابیطالب کو ان سے مقابلہ و دفاع کیلئے سامنے کر دیا، علیؑ ابن ابیطالب نے اپنی ماسورت و ذمہ داری کو پورا کیا، اور بغیر انجام تک پہنچائے ہوئے واپس نہیں ہوئے، انہوں نے دشمنوں کے ہال و پر کو اپنے پیروں سے روند ڈالا، مخالفین کی شعلہ و آگ کو اپنی شمشیر سے خاموش کیا اور نیت خالص اور خدا کی خاطر مشقت کو برداشت کیا، امر خدا میں پوری پوری کوشش کی، وہ رسول خدا کے نزدیک ترین لوگوں میں سے ہیں وہ دوستان خدا کے نزدیک معظم و بزرگ ہیں، وہ آستینوں کو چڑھائے ہوئے با کمال خلوص جہاد اور دوطائف کی انجام دہی میں کوشش کرتے تھے۔

لیکن اس دن تم سب لوگ عیش و آرام میں پڑے تھے اور وسعت امن و نعمت میں تمہاری گذر ہو رہی تھی اور تم انتظار میں تھے کہ خاندان اہل بیت پر کوئی بڑا حاشہ اور سخت مصائب و مشکلات آئیں تم لوگ دشمنوں کی صفوں پر حملہ کے وقت پیچھے ہٹتے تھے اور جنگ و قتال سے بھاگتے تھے۔

اے لوگو! جب خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو اس دنیائے فانی سے جاودانی منزل بلا لیا جو کہ انبیاء اور اس کے بندگان صالح کی آخری منزل ہے تو تمہارے اندر دنی کینہ ظاہر ہو گئے تمہارے پیروں کو چھپانے والے دین و شریعت کے لباس پرانے ہو گئے، وہ مخالفین جو کہ اکٹھا ایک گوشہ گمنامی میں پوشیدہ تھے، ہال و پر مارنے لگے، بل باطل کی صدا کیں سنی جانے لگیں اور وہ لوگوں کے درمیان ظاہر ہو گئے، آواز شیطان بلند ہو گئی، منافقین نے اس کی صدا کو قبول کر لیا، خویش پرست و گمراہ لوگ ضلالت و اختلاف و فتنہ انگیزی

کے راستوں کو پکڑ کر شیطان کے پیچھے دوڑ پڑے۔

شیطان نے تمہیں دھوکا دے کر فریب خوردہ پایا اور جب تم کو حرکت دیا تو تم کو بہت ہلکا چلکا پایا تم اس کے ایک ہلکے اشارہ سے جذباتی اور تیز ہو کر اپنے کو گم کر دیا، عمل کے اعتدال و صحت کو ہاتھوں سے چھوڑ دیا، دوسروں کے حقوق پر تجاوز کیا، تم نے اس اونٹ کی مہاز کو پکڑ لیا جو تمہارا نہیں تھا، اس چشمہ سے پانی پی لیا جس پر تمہارا حق نہیں تھا۔

اے لوگو! تمہاری حالت بہت ہی حیرت انگیز و تعجب خیز ہے، تم کتنے تزلزل اور ہلکے ہو اور کتنی جلدی و قار و اطمینان و حقیقت سے دور ہو گئے، تم نے کتنی جلدی اپنے حرص و دلالت اور غضب کو آشکار کر دیا، ابھی ہمارے دلوں کے رخم بھرے نہیں ہیں، ابھی رسول اکرم کا جنازہ زمین ہی پر تھا اور ہماری نظروں سے دور نہیں ہوا تھا کہ تم نے اپنی کارکردگی اور ناپسند کاموں کو شروع کر دیا، بہت سیزی و جلدی سے وہ کیا جو شاید اور سزاوار نہیں تھا، عجیب بات ہے کہ تمہارے خیال میں تمہارے سارے اعمال فتنہ و فساد اور لوگوں کے گمراہی امور کو روکنے کیلئے ہیں، کیا مستحکم خیز عذر و بہانہ پیش کرتے ہو؟ خدا فرماتا ہے آگاہ ہو جاؤ یہ لوگ وقت امتحان سے ساقط و ناکام ہو گئے، چٹک دو رخ کافرین کی جگہ ہے۔

جائے تعجب نہ کہ تم خود اپنے سے دروغ گوئی کرتے ہو؟ کیا تمہارے درمیان قرآن مجید نہیں ہے؟ وہ قرآن جس کے احکام ظاہر تھا تو جس کے روشن، نواہی جس کے واضح اور اوامر جس کے صریح و صاف ہیں کیا تم نے کلام خدا کو پیچھے کر دیا، حکم خدا کے خلاف فتویٰ دیا، تم نے کلام خدا سے اعراض کیا، خدا کا قول کہ مخالفین نے کیسی بری تبدیلی کی ہے جس نے دین اسلام کے علاوہ دوسرے راستے کو اختیار کیا اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ میں رہے گا۔

تم لوگوں نے اتنا صبر نہیں کیا کہ اس مصیبت (موت پیغمبر) کا جوش اور اس کی حالت کم ہوجائے اور نالہ و شیون بند ہو جائیں۔ بلا حاصلہ تم لوگوں نے فتنہ و فساد کی آگ جلائے شروع کر دیا اور لوگوں کے امور کی تباہی و بربادی کے شعلوں کو بھڑکانے لگے، شیطان کی دعوت قبول کر کے اس کے ہمراہ ہو گئے، دین حسین



## مطالبہ فدک اور احتجاج

تم گمان کرتے ہو کہ رسول اکرم کی ہمارے لئے کوئی میراث نہیں، کیا تم نے ایام جاہلیت کی بیروی نہیں کی؟ کیا تم نے نادانی سے اپنا حکم نہیں بنالیا؟ جب حکم خدا سے بہتر کوئی حکم نہیں ہے، ہاں یہ ان کیلئے ہے جو دین و ایمان رکھتے ہوں۔ کیا تمہیں میرے دختر رسول ہونے سے انکار ہے؟

اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ میں پیغمبر خدا کی بیٹی نہیں ہوں۔

اے مسلمانو! کیا یہ درست اور حق ہے کہ میں اپنی میراث سے محروم ہو جاؤں؟  
اے ابو قحافہ کے بیٹے! کیا یہ قرآن مجید میں ہے کہ تم اپنے باپ کی میراث پاؤ لیکن تمہارے عقیدہ کے مطابق میں اپنے باپ کی میراث نہ حاصل کروں؟ کیا تم اپنی طرف سے ایک جھوٹا اور نیا حکم لائے ہو؟ کیا تم نے عہد کتاب خدا کو ترک کر دیا ہے اور احکام آسمانی کو پس پشت ڈال دیا ہے؟

خدا فرماتا ہے: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾ سلیمان داؤد کے وارث ہوئے۔

خدا نے جناب یحییٰ ابن زکریا کی ولادت کے بارے میں فرمایا:

جب زکریا نے خدا سے کہا، مجھے اپنے لطف و احسان سے ایک فرزند عطا کر جو میرے بعد میرے امور

کا ستوئی اور میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی وارث ہو۔

پھر خدا فرماتا ہے: کہ صاحبان قرابت و اہل خاندان میں بعض سے بعض بہتر ہیں، تمہاری اولاد کے

بارے میں خدا کا حکم ہے کہ لڑکی کے مقابلہ میں لڑکے کا دو برابر حصہ ہے پھر خدا کا ارشاد ہے کہ تمہارے لئے

واجب ہے کہ موت کے وقت جمع کیا ہو مال، اگر چھوڑ دو تو اپنے والدین و قرابتداروں کیلئے وصیت کر دو تاکہ

اس جمع شدہ مال سے تمہارے وارثین استفادہ کریں۔

تم نے تصور کر لیا کہ میراث میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے، مجھے اپنے باپ کی میراث نہیں لینا چاہئے اور



## انصار کی سرزنش اور ان سے طلب امداد

پھر انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرماتی ہیں: اے بزرگان قوم! اے ملت کے مضبوط بازو! اے دین کے محافظو! میرے حق میں کئے گئے مظالم کے بارے میں تمہاری سستی و انحراف اور تمہاری غفلت اور تمہارا خواب کس لئے ہے؟ کیوں ہے؟ کیا تم بھول گئے کہ میرے بابا رسول خدا نے فرمایا: ہر شخص اپنی اولاد کی رعایت و احترام کی خاطر محفوظ اور منظور نظر خود ہوتا ہے، تم نے کتنی جلدی بہت سے کام کر کے بدعتوں کو پیدا کر دیا، تم نے کتنی جلدی اس کا اظہار کر دیا جس کا اتنی جلدی ظاہر کرنا تمہارے لئے سزاوار نہیں تھا، کیا تم میری خواہشات اور میرے حقوق کے اثبات کی طاقت و قدرت نہیں رکھتے؟ کیا سمجھتے ہو کہ رسول اکرمؐ ہمارے درمیان سے گئے اور ہم آزاد ہو گئے؟

آہ آہ! آنحضرت کی موت سے گہرا رنج، سخت ملال، اور بڑا شکاف پیدا ہو گیا، ساری دنیا اس سخت حادثہ سے تیرہ و تاریک ہو گئی تاروں کی روشنی اور آسمان کے انوار ختم ہو گئے ہماری آرزو منقطع ہو گئی بلند و بالا پہاڑ سرنگوں ہو گئے، یہ سوزاں و خلاؤ دوبارہ بڑھیں ہوں گے، اس بڑی مصیبت سے احکام الہی کا احترام ختم ہو گیا۔

خدا کی قسم! یہ بہت بڑا حادثہ ہے اس جیسی اور اس سے بڑی کوئی مصیبت نہیں ہے، اب ایسی مصیبت ہرگز نہیں آئے گی قرآن مجید نے بڑے حادثہ کی خبر دی تھی خدا کا یہ حتمی فیصلہ اور قطعی حکم تھا، پروردگار نے اسے اپنی کتاب میں فرمایا جو تمہارے سامنے ہے اور جسے تم روزانہ پڑھتے ہو، آیت:

محمد رسول خدا ہیں اور ان جینجیروں کی طرح ہیں جو ان سے پہلے مبعوث ہوئے تھے اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں تو کیا تم بھی حق سے منحرف ہو کر پیٹھ پھیر لو گے؟ جہاں سے پیچھے پلٹ جائے وہ خدا کو کوئی ضرر اور نقصان نہیں پہنچائے گا، عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو بہترین جزا دے گا۔

اے گروہ انصار! کیا میرے باپ کی میراث دوسروں کے ہاتھ میں چلی جائے اور تم سب حاضر و غاظر اس سے آگاہ رہو؟ کیا جائز ہے کہ تم ایسے ہی خاموش اور تمہیر اس جلسہ کو ختم کر دو اور میری درخواست کا معمولی سا بھی اثر نہ لو؟ جبکہ تم جنگی ساز و سامان سے بھر ہو اور اہل خیر و صلاح پہچانے جاتے ہو اور تم زمانہ ماضی کے فعال و شجاع اور سخت حالات میں صابر و استقامت کرنے والوں میں جاتے ہو، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ تم میری دعوت کو سن کر بھی میری مدد نہیں کرتے کیسے میرے آہ و نالہ کو تمہارے کان سنتے ہیں اور میری فریاد نہیں سنتے؟ تم سب تو ملت اسلامیہ کے منتخب و برگزیدہ تھے، تم نے عرب کے دلیر دشمنوں سے مبارزہ و مقابلہ کیا، تم تو ہمیشہ ہمارے فرمان کی اطاعت کرتے تھے؟

اسی فسقیت و کوشش کا نتیجہ تھا کہ اسلامی سانحہ وجود میں آیا اور دائرہ اسلام وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا اور سب لوگ تو انین دین مبین کے معنوی منافع سے بہرہ مند ہوئے، کفر و شرک کی مضبوط گردن ٹوٹ گئی اور باطل کے مظاہر ختم ہو گئے، گمراہی و شرک کے شعلے خاموش ہو گئے، ہرج و مرج اور تمام امور کی بے سر و سامانی ختم ہو گئی اور دین کا نظام، رسول اکرم کا رسم کردہ نقشہ عام ہو گیا۔

اے گروہ انصار! ان تمام واقعات اور حقیقت کے روشن ہونے کے بعد تم کیوں تمہیر و مبہوت ہو گئے ہو؟ حقائق کے واضح و معلوم ہونے کے بعد اسے کیسے پوشیدہ رکھ سکتے ہو؟ کیا اتنی ترقی کے بعد پھر تم عقب نشینی کر لو گے؟ کیا ایمان و اعتقاد پانے کے بعد کافر ہو جاؤ گے؟

اس گروہ پر دوائے ہو جو اپنے عہد و بیان کو توڑ ڈالے، اپنے ایمان میں متزلزل و مضطرب ہو جائے، کلام رسول خدا کو فراموش کر دے۔

خدا کا ارشاد ہے: اگر تم مومن ہو تو خدا از یادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

آگاہ ہو جاؤ کہ تم چستی و ہوسرالی کی طرف جارہے ہو اور جو امامت و ولایت کے لائق ہے تم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

تم نے اپنی شرعی تکلیف اور حدود کو آزاد کر دیا ہے، جو کچھ تم نے دیکھا، سنا اور جانا اسے دور ڈال دیا

ہے۔ جان لو کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ ظلمات و گمراہی اور انحراف کی تاریکی نے تمہارے ظاہر و باطن کو گھیر لیا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ تم اس ظلمت کدہ، حیران سے نجات نہیں پاسکو گے، میری باتیں تم پر کچھ اثر نہیں کریں گی لیکن میں تم پر حجت تمام کرنا چاہتی ہوں اور غم و غصہ سے بھرے ہوئے اپنے سید کو خالی کرنا چاہتی ہوں تاکہ میرے دل کے جوش و خروش ٹھنڈے ہو جائیں۔

تم خوب جانتے ہو کہ اس منصب خلافت کو تم نے ہم سے لے لیا اور اپنے کو ہمیشہ کیلئے غضب اور

عذاب الہی کا مستحق بنا لیا ﴿وَسِعِلْمَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾

## ابوبکر کا جواب

ابوبکر نے کہا: اے بنت رسول! آپ کے بابا سونہن کیلئے مہربان و کریم اور خیر خواہ تھے، کافرین کے مقابل سخت و شدید اور عقاب کی طرح دکھائی پڑتے تھے، آپ کے والد اور علی ابن ابی طالب آپ کے شوہر ہیں، آپ اہل بیت رسول اور ان کے اہل خاندان سے ہیں، آپ لوگ دوسرے افراد میں منتخب ہیں، آپ کو دوست نہیں رکھے گا مگر وہ شخص جو کہ سعادت مند ہے اور دشمن نہیں رکھے گا مگر وہ شخص جو کہ شتی بد بخت ہے، آپ لوگ ہماری سعادت و خوش نصیبی کا وسیلہ ہیں۔

اے قائم الانبیاء کی بہترین بیٹی اے سردار خواتین! آپ اپنی باتوں میں سچی اور عقل و خرد اور کمال کے لحاظ سے بالاتر ہیں کسی کو حق نہیں کہ آپ کے قول کو رد کرے اور آپ کے حق کو لے لے، لیکن بخدا قسم! میں نے رسول خدا کی رائے سے تجاوز نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان کے قول کے خلاف عمل کیا ہے۔

ہاں! جو شخص کسی قوم و ملت کی طرف سے تحقیق کیلئے بھیجا جاتا ہے وہ اپنی قوم سے جھوٹ نہیں بولتا، میں خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے:

ہم گروہ انبیاء ہونا، چاندی، زمین و مال میراث نہیں چھوڑتے ہماری میراث علم و حکمت اور کتاب و نبوت ہے اور جو کچھ مال دنیا سے باقی رہ جائے وہ اس کے اختیار میں ہے جو کہ ہماری وفات کے بعد امور عامہ کی ولایت و حکومت کا مالک ہو وہ جیسی صلاح دیکھے اسے صرف کرے۔

آپ جو مطالبہ کر رہی ہیں، میں اسے جنگ کے اسلحے، اس کے وسائل و اسباب اور چوپایوں پر خرچہ کروں گا تاکہ مسلمان قدرت مند، مضبوط ہوں اور کفار و منافقین سے جنگ و جہاد کے وقت غالب رہیں۔

یہ صرف میرا خیال اور میری بات نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانوں کی رائے اور امت کا اجماع ہے، ہم ہرگز ہرگز کوئی مقصد و مطلب آپ سے پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتے یا کوئی چیز آپ سے چھپانا نہیں چاہتے، جو کہ

میرے پاس ہے وہ میں آپ کو دیتا ہوں، میں اپنی طرف سے کوئی سختی و دشمنی نہیں کروں گا، آپ اپنے پدر بزرگوار کی امت کی مراد ہیں۔

مختبر اسلام کے فرزندوں کی مادر گرامی ہیں، ہم آپ کے مال کو آپ سے نہیں لینا چاہتے، باپ اور بیٹوں کے اعتبار سے آپ کی منزلت و عزت کا انکار بھی نہیں کر سکتے، جو کچھ میرے ہاتھوں میں ہے اس میں آپ کا امر اور حکم نافذ ہوگا لیکن کیا میں آپ کے باپ کے قول کی مخالفت کر سکتا ہوں؟

## بنت رسول کا جواب

خدا تمہاری باتوں سے پاک و سزا دہے، کتاب خدا ان سنت و کمزور باتوں سے دور ہے، رسول خدا محکم و مضبوط آسمانی احکام کے خلاف گھٹک نہیں کر سکتے اور نہ ہی کتاب خدا سے منحرف ہو سکتے ہیں۔ پیغمبر اسلام قرآن مجید کے احکام و آیات اور سوروں کے مطابق کرتے ہیں، کیا تم نے حیلہ کا ارادہ اور اس پر اتفاق رائے کر لیا اور اس کیلئے عفت تراش رہے ہو؟

تم کو جان لینا چاہئے کہ یہ تمہاری حرکت در قمار اس برے اور منحوس حیلہ کی طرح ہے جو حیات رسول میں منافقین نے آنحضرت کے خلاف تراشا تھا، قرآن مجید فصیح لہجہ، واضح اور عادلانہ انداز میں فرماتا ہے:

جناب کیجی حضرت زکریا کے وارث ہوئے اور جناب سلیمان حضرت داؤد کے وارث ہوئے۔

خداوند عالم نے واضح و روشن طریقہ سے در ثاء کے طبقات کی میراث و فرائض کے تمام احکام کو بیان فرمایا ہے، مرد و عورت کے اعتبار سے بھی وارثین کے سهام (حصہ) کو بھی روشن کر دیا ہے کہ جس میں شک و تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تمہارا مقصد صرف انحراف حقیقت اور سادہ لوح افراد کو گمراہ کرنا ہے اور بس، تم لوگوں نے اس بارے میں اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کی ہے اور اس بارے میں ہمارا راستہ صرف مبر و محل ہے۔ اس وقت ابو بکر نے کہا خدا اور رسول کی باتیں سچ اور حق ہیں۔ اے بنت رسول، آپ سچ فرماتی ہیں آپ رحمت و ہدایت اور حکمت کا مرکز ہیں، آپ ارکان دین اور حق کی جھوٹوں میں سے ہیں، میں آپ کے کلام کی ہر گز رد اور اس کا انکار نہیں کرتا، یہ مسلمانوں کا گروہ آپ کے سامنے بیٹھا ہے، اس معاملہ میں مسہ متفق اور ہم رائے ہیں، میں بغض و عناد اور ظلم کا نظریہ نہیں رکھتا۔

جناب فاطمہ زہرا، لوگوں کی طرح متوجہ ہوئیں اور ان سے ناراضگی و ناراحتی کا اظہار کیا اور حاضرین

سردش اور لغت و طاعت کرتے ہوئے فرمایا:

قرآن کریم کی آیات کے بارے میں تم لوگ کچھ بھی غور و فکر نہیں کرتے؟ یا تمہارے قلوب سخت اور مقفل ہو گئے ہیں، بلکہ تمہارے اعمال بد اور انحال قبیحہ تمہارے دلوں پر غالب ہو گئے ہیں۔ تم لوگوں نے کیسی بڑی نادبلی، بد کرداری و بد نیکی کے ذریعہ خطرناک راستہ کو اختیار کیا ہے، خدا کی قسم! جب تمہارے سامنے سے پردے ہٹائے جائیں گے تو بہت ہی وحشت ناک اور سخت منظر کا مشاہدہ کرو گے۔

پھر اپنے بابا کی قبر کجنامہ رخ کر کے کچھ اشعار پڑھے اور بحال حزن و ملال اپنے گھر واپس ہو گئے، اسی رخ و غم میں علی ابن ابیطالب سے گفتگو کی جب امیر المؤمنین نے بہت زیادہ محزون و مغموم دیکھا تو آپ نے تعزیت دیتے ہوئے فرمایا: اے بنت رسول! اتنی الامکان کوشش کی ہمیں معاف فرمائیں، ہمارے لئے پروردگار عالم کافی ہے اور وہی ہمارا بہترین کفیل اور وکیل ہے۔

جناب فاطمہ زہراؑ کو سکون ملا، آپ نے فرمایا: ﴿حسبى اللہ ونعم الوکیل﴾

## بنت رسولؐ کے پاس خواتینِ مدینہ

جب رسولؐ کی بیٹی مرض الموت میں بستر پر تھیں تو عبادت کیلئے آئی ہوئیں انصار و مہاجرین کی عورتوں نے مزاج پرسی کی، حضرت زہراؑ نے جواب دیا: بخدا قسم! اس وقت میری حالت نے تمہاری زندگیوں کو مبغوض و معذب بنا دیا ہے اور تمہارے مردوں کو میں دشمن رکھتی ہوں، انھیں امتحان کے بعد دروڑال دیا گیا ہے، ان کی بری نیتوں اور ناروا عادتوں کے دیکھنے کے بعد میں نے ان سے کنارہ گیری کر لی ہے، کتنا برا ہے کہ انسان راہِ راست پانے کے بعد گمراہ ہو جائے اور حصولِ حق و مشاہدہٴ نور کے بعد باطل و تاریکی کی طرف چلا جائے۔

ان لوگوں پر وائے ہو کہ کیسے راہِ حقیقت اور پیغمبرِ خدا کے دکھائے ہوئے راستے سے گمراہ ہو گئے؟ اور رسولؐ کے چچا زاد بھائی، بابِ علم و تقویٰ اور عدالت و شجاعت کے مظہر علیؑ ابن ابیطالب کو چھوڑ دیا، خدا کا ارشاد ہے: ان لوگوں نے جو کچھ کیا وہ کتنا برا ہے خدا ان پر اپنا عذاب و غضب نازل کرے گا اور وہ سب دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ ان لوگوں نے علیؑ ابن ابیطالب سے روگردانی کر لی۔

بخدا قسم! ان سے دوری کا سبب صرف ان کی تلوار کا خوف ہے، وہ لوگ جانتے ہیں کہ قانونِ عدالت کے نفاذ کیلئے معمولی سا بھی لحاظ و خوف نہیں رکھیں گے اور نہایت سختی، کمالِ شجاعت و استقامت کیساتھ احکام و قوانینِ الہی کو سب پر جاری کریں گے۔

مقامِ فسوس ہے، انھوں نے علیؑ ابن ابیطالب کو خانہ نشین کر دیا، اگر لوگ ان کی بیروی کرتے تو یقیناً صراطِ مستقیم اور سعادت و خوش بختی کی طرف ان کی ہدایت کرتے، وہ دیکھتے کہ علیؑ کو مال و اسباب اور دنیاوی لذت سے کوئی تعلق و محبت نہیں ہے اس وقت بھولوں کے درمیان سے سچوں کو پہچان لیا جاتا۔

خدا کا ارشاد ہے:

اگر اہل قریب ایمان لاتے اور پرہیزگار بننے تو ہم آسمان زمین کی برکتوں کے دروازے ان پر کھول دیتے لیکن انھوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا اس لئے ہم نے ان کو ان کے کرتوتوں کی سزا دی، اہل مکہ میں جنہوں نے: فرمانی کی عنقریب وہ اعمال کی سزا برداشت کریں گئے اور خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔